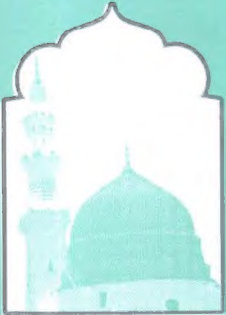

www.KitaboSunnat.com

حقانیت رفع الیدین

مؤلف

محمد اسلم ربانی

(ایم اے - بی ایڈ)

فاضل علوم اسلامیہ وطب وجراحت

نظر ثانی

حافظ عبد الغفور صاحب

(ناظم مرکزیہ ضلع سرگودھا)

(فاضل علوم اسلامیہ)

جامع مسجد المنار کدھی آڑا تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب ----حقانیت رفع الیدین

مؤلف ----محمد اسلم ربانی

کمپوزر ----محمد اسلم ربانی

ایڈیشن ----طبع اول اپریل 2013

تعداد ----1000

پرنٹنگ بائی:۔ثنائی پریس بلاک 1 لیاقت مارکیٹ سرگودھا 048-711868

مفت ملنے کا پتہ ----جامع المنار کدلعھی آڑا ساہیوال سرگودہا

قیمتاً ملنے کا پتہ -----مکتبہ ثنائیہ بلاک ۱۹، سرگودھا

قیمت -----35 روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	رفع الیدین سنت متواترہ ہے	3
۲۔	ترجیح رفع الیدین	3
۳۔	رفع الیدین پر اتفاق	3
۴۔	رفع الیدین کی روایات متواتر ہیں	3
۵۔	صحابہ کرام اور رفع الیدین	4
۶۔	مکھیاں جھاڑنا	4
۷۔	سنت کی اہمیت	5
۸۔	بغلوں میں بت	5
۹۔	رفع الیدین منسوخ نہیں	5
۱۰۔	رفع الیدین پر ہمیشگی	8
۱۱۔	منکرین ہمیشگی پر سوالات	9
۱۲۔	رفع الیدین اور آپ ﷺ کی آخری زندگی	9
۱۳۔	رفع الیدین پر اجماع	10
۱۴۔	تابعین عظام وائمہ محدثین اور رفع الیدین	11
۱۵۔	رفع الیدین کا حکم	11
۱۶۔	سجدہ کے وقت رفع الیدین	13
۱۷۔	اثبات رفع الیدین کے دلائل	13
۱۸۔	تارکین رفع الیدین کے دلائل اور ان کی حقیقت	21

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الكريم اما بعد:

نبی مکرّم و معظم محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اعمال کی قبولیت کے لیے شرط ہے اور اطاعتِ رسول کے بغیر اعمال برباد ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿یا ایها الذین اٰمنوا اطیعوا الله و اطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم﴾ (سورۃ محمد:۳۳)، آپ ﷺ کی اطاعت یقیناً اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿من یطع الرّسول فقد اطاع اللّٰه﴾ (سورۃ النساء:۸۰)۔

جونہی موسم گرما کی سکول سے تعطیلات ہوئیں حافظ عبدالغفور صاحب (ناظم مرکزی جمیعت اہلحدیث ضلع سرگودہا) مجھے نے حکم دیا کہ رفع الیدین کے موضوع پر عام فہم مختصر اور جامع رسالہ لکھو میں نے عرض کیا کہ اس موضوع پر ممتاز علماء کرام کتب کثیرہ تحریر کر چکے ہیں ان کے سامنے میری کاوش سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہوگی، لیکن ان کے اصرار پر میں نے ایک مختصر سا رسالہ ترتیب دیا ہے جس میں اکثر حوالہ جات حنفیوں کی کتابوں سے دیے ہیں، اب اگر حنفی اس رسالہ کی تردید کریں گے تو اپنے علماء کی تردید کریں گے، اس سلسلہ میں حافظ عبدالغفور صاحب نے میری علمی معاونت فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔

اس کاوش کا مقصد سید الاولین والآخرین امام الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ کی سنت کا پرچار ہے کیونکہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف وخطر ہو کر سنت کی مخالفت میں یہ کہتے ہیں کہ رفع الیدین کا حکم دکھاؤ، رفع الیدین کی احادیث کو اللہ اور اس کے رسول نے صحیح کہا ہو، دس کا اثبات اور اٹھارہ کی نفی دکھاؤ، رسول اللہ ﷺ نے خود اسے سنت کہا ہو وغیرہ وغیرہ۔۔۔ ایسے لوگ علم وعقل اور نقل سے بالکل عاری ہیں، مومنین کے راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راستے کے راہی ہیں، کیا صحابہ وتابعین اور ائمہ محدثین حدیث کو سن کر ایسے سوالات کرتے تھے؟

ڈاکٹر طاہر القادری بریلوی کی وہ وڈیو میرے پاس موجود ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ:

رفع الیدین کرنے والے بھی جنت میں جائیں گے، امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی، امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ، پیر عبدالقادر جیلانی رحمہم اللہ یہ سب رفع الیدین کرتے تھے۔

اس سے قبل بندہ کے دو عدد رسالے (''فضائل مصطفیٰ'' اور ''مسنون تراویح آٹھ رکعات'') شائع ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ میری اس سعی کو بھی اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور والدہ مرحومہ کی نجات کا ذریعہ بنائے آمین!

حکیم محمد اسلم ربانی ناظم مرکزی جمیعت اہل حدیث تحصیل ساہیوال (سرگودہا) فون نمبر: 03016758840

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفع الیدین سنت متواترہ ہے

تین مقامات پر(۱۔تکبیر تحریمہ کے وقت،۲۔رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت،۳۔دو رکعت سے اٹھتے وقت)رفع الیدین کرنا(دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر یا کانوں کی لو کے برابر اٹھانا) سنت متواترہ ہے۔

رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کا ترک کسی ایک صحابی سے بسند صحیح ثابت نہیں اور جن روایات سے استدلال کیا جاتا ہے وہ سند اور متن کے لحاظ سے کمزور ہیں۔

اس صریح مسئلے کے ثبوت کے لیے تمام کتب احادیث میں کثرت سے احادیث موجود ہیں۔

دوام(ہمیشگی) واہتمام کے لحاظ سے جو حیثیت تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کی ہے وہی رکوع کے رفع الیدین کی ہے۔

ترجیح رفع الیدین

رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کے ثبوت کی روایات تعداد کے لحاظ سے ،سند اور متن کے لحاظ سے قوی اور اپنے مؤقف میں واضح ہیں، جبکہ ترک کی روایات تعداد کے لحاظ سے سند اور متن کے لحاظ سے کمزور اور اپنے مؤقف میں غیر واضح ہیں،یعنی اثبات رفع الیدین کی روایات میں صراحت ہے جبکہ ترک کی روایات میں رکوع کی صراحت نہیں ہے لہٰذا ترجیح رفع الیدین کو ہی ہوگی۔

رفع الیدین پر اتفاق

تمام مکاتب فکر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ ﷺ نے رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ین کیا ہے،تارکین رفع الیدین کا یہ قول کہ رفع الیدین منسوخ ہو گیا تھا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ نے بھی اثبات رفع الیدین کی حقانیت کو تسلیم کر لیا ہے،یعنی اختلاف رفع الیدین کے چھوڑنے میں ہے نے میں، لہٰذا بحث ومباحثہ اور گفتگو صرف چھوڑنے والے مسئلے پر ہونی چاہیے۔

رفع الیدین کی روایات متواتر ہیں

رکوع کے رفع الیدین کی روایات صحیح بخاری میں :5، صحیح مسلم میں :5، ابوداؤد میں :10، ترمذی نسائی میں :19 ابن ماجہ میں :9، تو اس طرح صحاح ستہ کی یہ روایات :51 ہیں جبکہ ترک رفع الیدین کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایات پہلے درجے کی کتب میں نہیں ہیں، اب یہی تعداد احادیث کی دیگر کتب سے ابن خزیمہ میں: 12، السنن الکبریٰ للبیہقی میں: 38، مسند الحمیدی میں: 2، مسند ابوعوانہ میں: 8، شرح السنۃ میں: 7، مصنف عبدالرزاق میں 7، سنن دارمی میں: 5، سنن دارقطنی میں: 18، المنتقی ابن الجارود میں: 5، جزء رفع یدین امام بخاری میں: 43، مصنف ابن ابی شیبہ میں: 11، مسند احمد میں: 23، صحیح ابن حبان میں: 6، مسند ابوطیالسی میں: 2، مسند شافعی میں: 1، مؤطا امام محمد میں: 1، مؤطا امام مالک میں: 2، یہ کل تعداد 191 بنتی ہیں اور صحاح ستہ کی: 51 شامل کر کے: 242 بنتی ہیں۔

صحابہ کرام اور رفع الیدین

امام زیلعی رحمہ اللہ حنفی نے رفع الیدین کرنے والے کچھ صحابہ کرام کے نام درج کیے ہیں اور وہ یہ ہیں

سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر بن خطاب، سیدنا عثمان، سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا سعد، سیدنا سعید، سیدنا عبدالرحمن بن عوف، سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا وائل بن حجر، سیدنا مالک بن حویرث، سیدنا ابوحمید الساعدی، سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا انس بن مالک، سیدنا ابوھریرہ، سیدنا عبداللہ بن زبیر، سیدنا جابر بن عبداللہ، سیدنا ابوسعید خدری، سیدنا ابوموسیٰ اشعری، سیدنا زید بن ثابت، سیدنا ابی بن کعب، سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا براء بن عازب، سیدنا حسین بن علی، سیدنا زیاد بن الحارث الصدائی، سیدنا سہل بن سعد الساعدی، سیدنا ابوقتادہ الانصاری، سیدنا سلمان فارسی، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص، سیدنا عقبہ بن عامر، سیدنا بریدہ بن الحصیب، سیدنا عمار بن یاسر، سیدنا ابوامامہ، سیدنا عمیر بن قتادہ اللیثی، سیدنا ابومسعود الانصاری، سیدنا ابواسید الساعدی، سیدنا محمد بن مسلمہ، سیدنا ابواسد، سیدنا سہیل بن سعد رضی اللہ عنہم۔ سیدہ عائشہ، سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا۔ (نصب الرایہ ج۱ ص۴۱۶ تا ۴۱۸)

نوٹ: ان صحابہ کرام میں خلفاء راشدین وعشرہ مبشرہ سمیت دیگر جلیل القدر صحابہ کرام کے نام ہیں۔

نوٹ: امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: "کسی ایک صحابی سے بھی ترک رفع الیدین ثابت نہیں"۔ (نصب الرایہ ج۱ ص۴۱۶)

مکھیاں جھاڑنا: بعض لوگ رفع الیدین کو مکھیاں جھاڑنا کہتے ہیں، یہ قول توہین سنت ہے ایسے لوگوں کو اللہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب سے ڈرتے رہنا چاہیے، رفع الیدین پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنت ہے۔

سنت کی اہمیت

پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنت پر عمل کرنے سے جنت میں پیارے نبی ﷺ کا ساتھ نصیب ہوگا،

نبی ﷺ نے فرمایا: من احب سنتي فقداحبني ومن احبني كان معي في الجنة

"جس نے میری سنت سے پیار کیا اس نے مجھ سے پیار کیا اور جس نے مجھ سے پیار کیا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا"۔ (مشکوۃ ص ۳۰، بحوالہ ترمذی)

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رفع الیدین کرنا اور نہ کرنا دونوں طریقے جائز ہیں، لیکن یہ لوگ عملاً رفع الیدین کے تارک ہوتے ہیں تعجب ہے ان لوگوں پر کہ اس کو جائز مان کر بھی عمل نہیں کرتے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فمن رغب عن سنتي فليس مني

"جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں ہے"۔ (مشکوۃ ص ۲۷)

بغلوں میں بت

سوال: کیا یہ حقیقت ہے جس طرح کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ: دوران نماز منافق بغلوں میں بت رکھتے تھے ن بتوں کو گروانے کے لیے آپ ﷺ نے رفع الیدین کیا؟

جواب: ۱۔ اس بات کا کہیں ثبوت نہیں ملتا۔

۲۔ مکہ میں بت تھے مگر جماعت کے ساتھ نماز فرض نہ تھی مدینہ میں جماعت کے ساتھ نماز فرض ہوئی لیکن یہاں بت نہ تھے۔

۳۔ دوران رکوع وسجدہ بغلیں زیادہ کھلتیں ہیں۔

ن لوگوں سے سوال: کیا تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین سے اور اسی طرح رکوع وسجدہ سے بت نہیں گرتے تھے؟

رفع الیدین منسوخ نہیں

جواب: اگر یہ معلوم کرلیا جائے کہ پہلے والا عمل کونسا ہے اور بعد والا کونسا تو مسئلہ ہی حل ہوجاتا ہے، لیکن یہ لوگ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کی طرف نہیں آتے کیونکہ ان کے بڑے رفع الیدین کو بعد کا عمل قرار دیتے ہیں، جبکہ یہ لوگ ترک رفع الیدین کو اب کن کی مانیں ان کی یا ان کے بڑوں کی، یہاں پر بات شک میں پڑ گئی کہ سچے یہ ہیں یا ان کے بڑے مثلاً ان کے بڑے ابوالحسن رحمہ اللہ سندھی حنفی لکھتے ہیں،

"جو لوگ کہتے ہیں کہ حدیث (عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کو منسوخ کرتی ہے ان کا یہ قول بلا دلیل ہے اور اگر نسخ فرض کر لیا جائے تو اس کے الٹ ہوگا یعنی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کی حدیث منسوخ ہوگی، کیونکہ سیدنا مالک بن حویرث اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما جو رفع الیدین کے راوی ہیں وہ آپ ﷺ کی آخری زندگی میں مسلمان ہوئے ان کی رفع الیدین کی حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ رفع الیدین آپ ﷺ کا آخری عمل ہے اور اس کے منسوخ ہونے کا دعویٰ باطل ہے اگر ماننا ہی ہے تو پھر ترک رفع الیدین ہی منسوخ ہوگا"۔ (حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۸۲)

نوٹ: احناف جس دلیل کو بطور ناسخ پیش کرتے تھے وہ انہیں کے گھر سے منسوخ ثابت ہوئی، اور یہ بھی واضح رہے کہ منسوخ پہلے والا عمل ہوتا ہے اور ناسخ بعد والا عمل ہوتا ہے اس سے معلوم ترک رفع الیدین پہلے کا عمل ہے اور رفع الیدین بعد کا عمل ہے بعد والے شرعی عمل یا حکم کے ذریعے پہلے والے شرعی عمل کا اٹھایا جانا منسوخ کہلاتا ہے، حنفیوں کے لیے رفع الیدین کو منسوخ کہنے میں مزید پانچ رکاوٹیں درج ذیل ہیں،

۱۔ ان کی طرف سے پیش کردہ ترک کی روایات ناسخ کی شرط پر پوری نہیں اترتیں، ملا علی رحمہ اللہ جیون حنفی نے لکھا ہے: لأنه يشترط فى الناسخ ان يكون مساويا للمنسوخ او خيرا منه "بے شک ناسخ دلیل میں یہ شرط ہے کہ (وہ سند اور متن کے لحاظ) منسوخ کے مساوی ہو یا اس سے بہتر ہو۔ (نور الأنوار ص ۶۸)

نوٹ: ان لوگوں کے پاس ترک رفع الیدین کی قطعاً کوئی ایسی ناسخ دلیل نہیں جو سند اور متن کے لحاظ سے رفع الیدین کی روایات کے مساوی ہو۔

۲۔ یہ لوگ ابھی تک یہ تعیین نہیں کر سکے کہ ناسخ دلیل کونسی ہے؟ کچھ لوگ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ سے مروی روایت (سرکش گھوڑوں کی دموں والی) پیش کرتے ہیں، اور کچھ اس کا انکار کرتے ہیں، اور اسی طرح کچھ لوگ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کی روایت پیش کرتے ہیں اور کچھ اس کا انکار کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ یہ لوگ ابھی تک نسخ کا سن ہجری نہیں بتا سکے کہ کس سن ہجری تک رسول اللہ ﷺ رفع الیدین کرتے رہے اور کب چھوڑا؟ یعنی رفع الیدین کب منسوخ ہوا؟

۴۔ یہ لوگ دلائل کے ساتھ پہلے اور بعد والے عمل کی تعیین نہیں کر سکے؟ رفع الیدین پہلے کا عمل ہے یا بعد کا؟

نوٹ: نسخ کے لیے ضروری ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ پہلے والا عمل کونسا ہے اور بعد والا کونسا ورنہ نسخ ثابت نہ ہوگا

۵۔ جید علماء احناف عندالرکوع رفع الیدین کی منسوخیت کا انکار کرتے ہیں تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مولانا انور رحمہ اللہ شاہ کشمیری حنفی لکھتے ہیں: ان الرفع متواتر اسنادا وعملا ولم ينسخ منه ولا حرف۔ ''بے شک رفع الیدین سند اور متن کے لحاظ سے متواتر ہے اور اس کا کوئی حرف بھی منسوخ نہیں''۔

(مرعاۃ ج ۳ ص ۱۶ بحوالہ البدر الساری ج ۱ ص ۲۵۵)

2۔ مولانا عبدالحی رحمہ اللہ لکھنوی حنفی لکھتے ہیں: الاان ثبوته عن النبی ﷺ اكثروارجع واما دعوى نسخه كماصدرعن الطحاوى مغترا بحسن الظن با لصحابة التاركين وابن الهمام والعينى وغير هم من اصحابنا فليست بمبرهن عليهابما يشفى العليل۔

''بے شک اس (رفع الیدین) کا ثبوت نبی ﷺ سے کثرت سے اور راجح ہے اور جس طرح نسخ کا دعوٰی کرنے والے امام طحاوی، ابن ہمام، عینی رحمہم اللہ اور دیگر ہمارے اصحاب نے حسن ظن سے صحابہ کرام سے ترک کے متعلق دھوکہ کھایا ہے اس نسخ پر کوئی دلیل نہیں جو بیمار کو شفا دے''۔ (التعلیق الممجد ص ۹۱)

3۔ مولانا محمود الحسن رحمہ اللہ حنفی لکھتے ہیں کہ:

''ہم مدعی نسخ ہرگز نہیں ہمارے مطلب کو ثبوت نسخ سے کچھ علاقہ نہیں''۔ (ایضاح الأدلہ ص ۲۰)

4۔ ابوالحسن رحمہ اللہ سندھی حنفی لکھتے ہیں:

اما قول من قال ان ذالك الحديث (اى حديث ابن مسعودفى ترك الرفع)ناسخ رفع غير تكبيرة الافتتاح فهو قول بلا دليل۔

''جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ حدیث (عبداللہ بن مسعود) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کو منسوخ کرتی ہے ان کا یہ قول بلا دلیل ہے''۔ (مرعاۃ ج ۳ ص ۱۶، حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۸۲)

5۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ دہلوی لکھتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والذی یرفع احب الیّ ممن لا یرفع فان احادیث الرفع اکثر واثبت۔

"مجھے رفع الیدین کرنے والا نہ کرنے والے سے زیادہ محبوب ہے بے شک رفع الیدین کی احادیث کثیر اور زیادہ ثابت شدہ ہیں"۔ (مرعاۃ ج ۳ ص ۱۶، حجۃ اللہ البالغۃ ج ۲ ص ۸)

6۔ پیر عبدالقادر رحمہ اللہ جیلانی لکھتے ہیں کہ:

واما الھیئات فخمس وعشرون ھیئۃ رفع الیدین عند الافتتاح والرکوع والرفع منه۔

"نماز میں پچیس ہیئتیں ہیں نماز کے شروع میں اور رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا بھی ان میں سے ہے"۔ (غنیۃ الطالبین مترجم ص ۲۳)

رفع الیدین پر ہمیشگی

سوال: کیا رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین پر ہمیشگی نہیں تھی جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں؟

۱۔ علامہ سندھی رحمہ اللہ حنفی مرحوم نے واشگاف الفاظ میں لکھا ہے: سیدنا مالک بن حویرث اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما ان صحابہ کرام میں سے ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ آخری عمر میں نماز پڑھی ہے لہٰذا رکوع کے رفع الیدین کے بارے میں ان دونوں کی روایات ہمیشہ رفع الیدین کرنے اور دعوی نسخ کے باطل ہونے کی دلیل ہیں۔ (مرعاۃ ج ۳ ص ۵۲، بحوالہ تعلیق السندھی علی النسائی ج ۱ ص ۱۴۰)

احناف سے سوال: اگر رفع الیدین منسوخ ہو گیا تھا، یا اس پر ہمیشگی نہیں تھی تو ان صحابہ کرام نے آخری زندگی میں رسول اللہ ﷺ کو رفع الیدین کرتے کیسے دیکھ لیا؟

۲۔ رفع الیدین کی بعض روایتوں میں: کان یرفع یدیه کے الفاظ ہیں یرفع فعل مضارع ہے اور اس پر کان فعل ماضی داخل ہوا ہے جو کہ فعل مضارع کو استمرار (ہمیشگی) کے معنی میں تبدیل کر دیتا ہے، قرآن مجید میں اس کی اکثر و بیشتر مثالیں مل جاتی ہیں، مثلاً:

1۔ ﴿ما کنا نعمل من سوء بلی ان الله علیم بما کنتم تعملون﴾ (النحل ۲۸)

"ہم تو کوئی برائی نہیں کرتے تھے، کیوں نہیں بیشک اللہ کو معلوم ہے جو تم دنیا میں کرتے تھے"۔

2۔ ﴿ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون﴾ (النحل ۳۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تم جنت میں داخل ہو جاؤ بسبب اس کے جو تم اعمال کرتے تھے"۔

3۔ ﴿وما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون﴾ (النحل ۳۳)

"اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا اور لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے"۔

نوٹ: یہ تینوں آیات اعمال پر ہمیشگی کی واضح مثالیں ہیں اور اس ہمیشگی کا کوئی بھی انکار نہیں کرتا لہٰذا قواعد (گرامر) کے اصول سے بھی یہ ثابت ہوا کہ آپ ﷺ رفع الیدین ہمیشہ کرتے رہے۔

منکرین ہمیشگی پر سوالات

رفع الیدین کی ہمیشگی کے منکر درج ذیل سوالوں کے جواب دیں:

سوال:۱۔ یہ ہمیشگی کب ٹوٹی، یعنی رفع الیدین کب منسوخ ہوا، سن ہجری لازمی بتائیں؟

سوال:۲۔ اس کے ٹوٹنے کی دلیل کیا ہے؟ دلیل کی تعیین ضروری ہے۔

سوال:۳۔ ہمیشگی توڑنے والی دلیل کتنی مضبوط ہے کیا وہ دلیل رفع الیدین کے دلائل کے ہم پلہ ہے؟

رفع الیدین اور آپ ﷺ کی آخری زندگی

سوال: کچھ لوگ یہ مطالبہ کرتے ہیں ایسی ایک حدیث دکھاؤ جس میں یہ الفاظ ہوں کہ آپ ﷺ نے آخری زندگی تک رکوع کے وقت رفع الیدین کیا ہو؟

جواب:۱۔ جب یہی مطالبہ ان لوگوں سے تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کے متعلق کیا جاتا ہے تو جواب میں یہ لوگ جو احادیث پیش کرتے ہیں ان میں رکوع کے رفع الیدین کا ثبوت موجود ہوتا ہے، مثلاً امام زیلعی رحمہ اللہ حنفی نے تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کی ہمیشگی کے لیے جو حدیث نقل کی ہے اس میں رکوع کے رفع الیدین کا ثبوت موجود ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کی طرح رکوع کا رفع الیدین بھی آپ ﷺ نے ہمیشہ کیا کیونکہ دونوں مقامات کے رفع الیدین کی دلیل ایک ہی حدیث ہے۔ (نصب الرایہ ج۱ص ۳۰۸)

۲۔ آخری زندگی تک رفع الیدین کی دلیل حنفیوں کے گھر سے سنیں:

الحسن بن عبد بن حمدان الرقی ثنا عصمة بن محمد الأنصاری ثنا موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ كان اذاافتتح الصلوٰة رفع يديه واذا ركع واذا رفع

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رأسه من الركوع وكان لا يفعل في السجود فما زالت تلك صلوته حتى لقي الله تعالى

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی کرتے اور سجدوں میں نہ کرتے پس اسی طرح رہی آپ ﷺ کی نماز یہاں تک کہ آپ اللہ کو جا ملے"۔ (نصب الرایہ ج ۱ ص ۴۱۰)

نوٹ: امام زیلعی رحمہ اللہ حنفی نے اس پر کوئی جرح نہیں کی گویا کہ یہ روایت ان کے نزدیک صحیح ہے۔

۳۔ رفع الیدین کی ہمیشگی کی ایک اور دلیل حنفیوں کے گھر سے سنیں: قال ابن المبارك صليت يوما الى جنب النعمان فرفعت يدي فقال لي اما خشيت ان تطير قال فقلت له ان لم اطر في الأولى لم اطر في الثانية قال وكيع رحم الله ابن المبارك كان حاضر الجواب

"عبداللہ رحمہ اللہ بن مبارک نے نعمان (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) کے پہلو میں نماز پڑھی عبداللہ رحمہ اللہ بن مبارک نے رکوع کے وقت رفع الیدین کیا تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا: کیا تم رکوع کے وقت اڑنے لگے تھے؟ تو عبداللہ رحمہ اللہ بن مبارک نے جواب دیا کہ: اگر میں پہلی دفعہ نہیں اڑا تو دوسری دفعہ بھی نہیں اڑا امام وکیع رحمہ اللہ کہتے ہیں اللہ رحم کرے عبداللہ رحمہ اللہ بن مبارک پر وہ بڑے حاضر جواب تھے"۔ (نصب الرایہ ج ۱ ص ۴۱۷)

نوٹ: عبداللہ رحمہ اللہ بن مبارک نبی ﷺ کی وفات کے بعد رفع الیدین کر رہے ہیں، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے عبداللہ رحمہ اللہ بن مبارک سے یہ نہیں فرمایا کہ آپ ﷺ نے آخری زندگی تک رفع الیدین نہیں کیا، تم کیوں کر رہے ہو؟ اور امام صاحب نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ یہ منسوخ ہے، اور یہ بھی نہیں فرمایا کہ یہ ثابت ہی نہیں۔

رفع الیدین پر اجماع

۱۔ محمد رحمہ اللہ بن نصر المروزی کہتے ہیں کہ سوائے کوفہ کے باقی تمام مسلم ممالک نے رفع الیدین کی مشروعیت پر اجماع کر لیا تھا۔ (مرعاۃ ج ۳ ص ۱۴)

۲۔ تابعین، فقہاء مکہ و مدینہ اور اہل عراق، اہل شام، اہل بصرہ، اہل یمن اور اہل خراسان کے اکثر لوگ آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی رفع الیدین کو روایت کرتے رہے۔ (نصب الرایہ ج ۱ ص ۴۱۷)

۳۔ یہ جھلک تو اب بھی مکہ و مدینہ اور دیگر مسلم ممالک میں دکھائی دیتی ہے بیت اللہ اور مسجد نبوی کے امام اب بھی رفع الیدین کرتے دکھائی دیتے ہیں، جس مسجد کے متصل امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ مدفون ہیں اس مسجد کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ نمازی اب بھی رفع الیدین کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

احناف سے سوال: اگر اس مسئلہ پر ہمیشگی نہیں تھی تو آپ ﷺ کی وفات کے بعد ان مسلم ممالک میں تابعین، تبع تابعین، ائمہ محدثین اور دیگر مسلمان رفع الیدین کیوں کرتے رہے؟

تابعین عظام وائمہ محدثین اور رفع الیدین

درج ذیل عظیم لوگ بھی رکوع کے وقت رفع الیدین کے قائل وفاعل تھے:

سعید بن جبیر، عطاء بن ابی رباح، مجاہد، قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ بن عمر، عمر بن ع العزیز، النعمان بن ابی عیاش، حسن بصری، ابن سیرین، طاؤس، مکحول، عبداللہ بن دینار، نافع، عبیداللہ بن ع حسن بن مسلم، قیس بن سعد، عبداللہ بن مبارک، ابن جریج، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، علی بن حسین، عبد بن عمر، یحیی بن یحیی، عیسیٰ بن موسیٰ، کعب بن سعید، محمد بن سلام، علی بن عبداللہ، یحیی بن معین، اسحا بن ابراھیم رحمہم اللہ۔ (جامع ترمذی مع تحفۃ وتحفۃ الاحوذی ج ا ص ۲۱۹/۲۲۰

نوٹ: لوگ کہتے ہیں فقہ کے چاروں امام (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ) حق پر ہیں اب دیکھیں ان میں سے تین امام رفع الیدین کرتے تھے جن کو یہ لوگ حق پر مانتے ہیں وہ تو رفع الیدین کرتے تھے، اس سے ثابت ہوا رفع الیدین کرنا حق ہے، جب رفع الیدین کرنا حق ہے تو پھر جھگڑا کیوں؟۔

نوٹ: اگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے تو ان کے استاد عطاء رحمہ اللہ بن ابی رباح رفع الیدین کرتے تھے، ان کے شاگرد امام محمد رحمہ اللہ مؤطا محمد میں رفع الیدین کرنے کی حدیث لائے ہیں اور عبداللہ رحمہ اللہ بن مبارک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پہلو میں رفع الیدین کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

رفع الیدین کا حکم

سوال: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رفع الیدین آپ ﷺ کا عمل ہے اس کا آپ ﷺ نے حکم نہیں دیا، لہٰذا اس کا کرنا ضروری نہیں اور بعض یہ کہتے ہیں رفع الیدین کی روایتیں فعلی ہیں اور ترک کی قولی ہیں اور قولی روایات کو فعلی پر ترجیح ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب:۱۔ان لوگوں کے قوانین خود ساختہ ہیں اور یہی قوانین بعض دفعہ ان کے خلاف جاتے ہیں، ترک رفع الیدین کی ایک روایت بھی قولی نہیں۔

۲۔ ان لوگوں کے نظریے کے مطابق تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین بھی آپ ﷺ کا فعل ہے، حکم نہیں احناف سے سوال: یہ لوگ اپنے مذکورہ نظریے کے مطابق تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین کیوں نہیں چھوڑتے؟

۳۔ رفع الیدین کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہے وہ اس طرح کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صلوا کما رأیتمونی اصلی "نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھا ہے"۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۸۸)

یعنی آپ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ نماز میرے طریقہ کے مطابق پڑھنا، رفع الیدین بھی آپ ﷺ کا طریقہ ہے، اور آپ ﷺ کا صلوا کما رأیتمونی اصلی والا حکم اس طریقہ پر بھی لاگو ہوتا ہے، اور یہ بھی واضح رہے کہ: صلوا کما رأیتمونی اصلی کے مخاطبین سیدنا مالک رضی اللہ عنہ بن حویرث اور ان کے ساتھی ہیں جو رجب (۹ھ) میں جنگ تبوک کی تیاری کے وقت مدینہ تشریف لائے، اور آپ ﷺ جنگ تبوک کے بعد تقریباً بیس ماہ تک زندہ رہے اور اس مدت کے دوران آپ ﷺ سے ایک دفعہ بھی ترک رفع الیدین ثابت نہیں اور اشیاء میں اصل چیز اس کے وجود کا ثبوت ہوتا ہے، پس جو رفع الیدین کے نسخ کا دعوی کرے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس مدت کے دوران ترک کی کوئی صریح دلیل پیش کرے۔ (مرعاۃ ج ۳ ص ۵۲، ۵۳)

یہ صحابہ کرام مسلمان ہونے کے بعد بیس دن تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھتے رہے اور بیس دن کے بعد واپسی پر عرض کرتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ہمیں کوئی نصیحت کریں تو آپ ﷺ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: صلوا کما رأیتمونی اصلی صحیح بخاری اور دیگر احادیث کی کتب میں سیدنا مالک رضی اللہ عنہ بن حویرث کی رفع الیدین کے متعلق احادیث موجود ہیں جو اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ آپ ﷺ نے آخری زندگی تک رفع الیدین کیا اور اسی طرح اس حدیث سے رفع الیدین کا حکم بھی ثابت ہوا۔

۴۔ امام زیلعی رحمہ اللہ حنفی نے بھی رفع الیدین کے کرنے کا حکم نقل کیا ہے:

عن عبد الله بن قاسم قال بينما الناس يصلون في مسجد رسول لله ﷺ اذ خرج عليهم عمرابن الخطاب فقال :اقبلوا عليّ بوجوهكم ،اصلي بكم صلاة رسول الله ﷺالتي كان يصلي و يأمر بـها فقام مستقبل القبلةورفع يديه حتىّ حاذى بهما منكبيه ثم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبر ثم رکع وکذالک حین رفع فقال للقوم ھکذا کان رسول اللہ ﷺ یصلی بنا

"عبداللہ رحمہ اللہ بن قاسم کہتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب تشریف لائے تو فرمایا کہ اپنے چہروں کے ساتھ میری طرف متوجہ ہو جاؤ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی وہ نماز پڑھاتا ہوں جو آپ ﷺ نے پڑھی اور جس کا آپ ﷺ نے حکم دیا تھا تو آپ قبلہ رخ کھڑے ہوئے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا اور اللہ اکبر کہا، اور پھر رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھایا اسی طرح رفع الیدین کیا، پس قوم کو فرمایا کہ اس طرح رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تھے"۔ (نصب الرایہ ج ا ص ۴۱۶)

نوٹ: یعنی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے ایسی نماز پڑھ کر دکھائی جس کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین والی نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

سجدہ کے وقت رفع الیدین

بعض لوگ غیر متنازعہ مسئلہ کو متنازعہ مسئلہ میں خلط ملط کر دیتے ہیں تاکہ بات اصل موضوع سے ہٹ جائے اور مسئلہ الجھ جائے مثلاً رکوع کے رفع الیدین کے ساتھ سجدہ کے رفع الیدین کو خلط ملط کرنا، جن روایات میں سجدہ کے وقت رفع الیدین کا ذکر ہے وہ شاذ ہیں، اور پھر ان روایات پر معترضین کا بھی عمل نہیں ہے لہٰذا یہ معترضین لم تقولون مالا تفعلون کے مصداق ہیں کیونکہ یہ صرف اعتراض کرتے ہیں عمل نہیں کرتے، سجدہ میں رفع الیدین کی نفی کے لیے واضح صحیح احادیث درج ذیل ہیں۔

اثبات رفع الیدین کے دلائل

1. حدثنا عبداللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابن شہاب عن سالم بن عبداللہ عن ابیہ ان رسول اللہ ﷺ کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا کبر للرکوع واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعھما کذالک ایضا وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذالک فی السجود

"سالم رحمہ اللہ بن عبداللہ اپنے باپ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کے لیے اللہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی اسی طرح رفع الیدین کرتے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے اور سجدوں میں اس طرح نہ کرتے تھے"۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۰۲)

- امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام علی رحمہ اللہ بن مدینی کہتے ہیں کہ "میرے نزدیک یہ حدیث تمام دنیا پر حجت ہے کہ جو بھی اسے سنے وہ اس پر عمل کرے کیونکہ اس کی سند میں کوئی چیز نہیں ہے"۔ (تلخیص الحبیر ج ۱ ص ۲۱۸)

- محمد یوسف رحمہ اللہ بنوری حنفی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (معارف السنن ج ۲ ص ۴۵۷)

- حد ثنا محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد الله بن المبارك قال اخبرنا یونس عن الزهری ال اخبرنی سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر قال رأیت رسول الله ﷺ اذا قام فی صلوٰة رفع یدیه حتی تکونا حذو منکبیه وکان یفعل ذالک حین یکبر للرکوع و یفعل لک اذا رفع رأسه من الرکوع و یقول سمع الله لمن حمده ولا یفعل ذالک فی السجود۔

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے اور جب ع سے سر اٹھاتے تب بھی رفع الیدین کرتے اور آپ ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور سجدوں میں فع الیدین نہ کرتے"۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۰۲)

حد ثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزهری قال اخبرنی سالم بن عبد الله ، عمران عبد الله بن عمر قال رأیت النبی ﷺ افتتح التکبیر فی الصلوٰة فرفع یدیه ین یکبر حتی یجعلهما حذو منکبیه و اذا کبر للرکوع فعل مثله واذا قال سمع الله ن حمده فعل مثله وقال ربنا ولک الحمد ولا یفعل ذالک حین یسجد ولا حین یرفع سه من السجود

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہہ کر شروع کی اور اللہ اکبر کہتے وقت کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا اور جب آپ ﷺ نے رکوع کے لیے اللہ کہا تو اسی طرح کیا اور جب آپ ﷺ نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو اسی طرح کیا اور ربنا ولک الحمد اور سجدہ میں جاتے اور سر اٹھاتے وقت ایسا (رفع الیدین) نہیں کرتے تھے"۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۰۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ حدثنا عیاش بن الولید قال حدثنا عبد الأعلیٰ قال حدثنا عبیداللہ عن نافع ان ابن عمر کان اذا دخل فی الصلٰوۃ کبر ورفع یدیہ واذا رکع رفع یدیہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ ورفع ذالک ابن عمر الی النبی ﷺ

" جب سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں داخل ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو رفع الیدین کرتے اور جب آپ دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تب بھی رفع الیدین کرتے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس فعل کی نسبت نبی ﷺ کی طرف کی"۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۰۲)

نوٹ: سجدوں میں رفع الیدین کی تردید پہلی تین احادیث میں موجود ہے، چوتھی حدیث میں دو رکعت سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنے کا ذکر موجود ہے، اور اسی طرح اس پر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا عمل بھی ہے اور پھر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اس عمل کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کرتے ہیں، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹے سالم کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے کئی سال بعد بتا رہے ہیں کہ کان یرفع یدیہ کہ آپ ﷺ نماز میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔

5۔ اخبرنا مالک حدثنا الزھری عن سالم بن عبد اللہ بن عمر ان عبداللہ بن عمر قال کان رسول اللہ ﷺ اذاافتتح الصلوۃ رفع یدیہ حذاء منکبیہ واذا کبر للرکوع رفع یدیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع رفع یدیہ ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے تھے اور جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی رفع الیدین کرتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہتے"۔ (مؤطا محمد ص ۸۹)

نوٹ: یہ سند سلسلۃ الذھب (گولڈن) میں شمار ہوتی ہے، اور پھر مزے کی بات یہ ہے کہ اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد امام محمد رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔

6۔ حدثنا اسحٰق الواسطی قال حدثنا خالد بن عبداللہ عن خالد عن ابی قلابۃ انہ رأی مالک بن حویرث اذا صلی کبر ورفع یدیہ واذا اراد ان یرکع رفع یدیہ واذا رفع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رأسه من الركوع رفع يديه وحدث ان رسول الله ﷺ صنع هكذا۔

"ابوقلابہ نے مالک رضی اللہ عنہ بن حویرث کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے اور وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کرتے تھے"۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۰۲)

۱۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ابوقلابہ کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ ثقہ و فاضل تھا۔ (تقریب ص ۱۳۰)

۲۔ آپ کے ثقہ ہونے پر اجماع ہے۔ (نور العینین ص ۹۶ بحوالہ الاستغناء فی اسماء المعروفین بالکنی ص ۹۲)

۳۔ سیدنا مالک رضی اللہ عنہ بن حویرث سے رفع الیدین کی روایت نقل کرنے میں ابوقلابہ اکیلے نہیں بلکہ نصر بن عاصم بھی آپ سے رفع الیدین کی روایت نقل کرتے ہیں۔

7۔ حدثنا زهير بن حرب قال نا عفان قال نا همام قال نا محمد بن جحادة قال حدثني عبد الجبار بن وائل عن علقمة ابن وائل ومولى لهم انهما حدثاه عن ابيه وائل بن حجرانه رأالنبي ﷺ رفع يديه حين دخل في الصلوة كبر وصف همام حيال اذنيه ثم التحف بثوبه ثم وضع يده اليمنى على اليسرى فلما اراد ان يركع اخرج يديه من الثوب ثم رفعهما ثم كبر فركع فلما قال سمع الله لمن حمده رفع يديه فلما سجد سجد بين كفيه

"بے شک سیدنا وائل رضی اللہ عنہ بن حجر نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نماز میں داخل ہوئے تو رفع الیدین کیا اور اللہ اکبر کہا۔ ہمام کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے، پھر چادر اوڑھ لی پھر دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا پھر جب آپ ﷺ نے رکوع کا ارادہ کیا تو دونوں ہاتھ کپڑے کے نیچے سے نکالے اور رفع الیدین کیا پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا پس جب سمع الله لمن حمده کہا تو رفع الیدین کیا پھر آپ ﷺ نے دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۳)

۱۔ امام عینی رحمہ اللہ حنفی کی تحقیق کے مطابق سیدنا وائل رضی اللہ عنہ بن حجر (۹ھ) کو مسلمان ہوئے۔ (عمدۃ القاری ج ۵ ص ۲۷۴)

۲۔ سیدنا وائل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نماز دیکھنے کے لیے دوبارہ مدینہ تشریف لائے۔ (مسند احمد ج ۴ ص ۳۱۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ سیدنا وائل رضی اللہ عنہ بن حجر کا مدینہ میں دو دفعہ آنا ثابت ہے جیسا کہ حدیث میں ہے ”پھر اس کے بعد میں شدید سردیوں میں آیا“۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۰۵)

۴۔ شیخ محمد عابد رحمہ اللہ سندھی حنفی لکھتے ہیں: سیدنا وائل رضی اللہ عنہ بن حجر کے والد بادشاہ تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس وفد کی صورت میں تشریف لائے اور کہا گیا ہے کہ آپ کے تشریف لانے سے پہلے ہی نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو آپ کے آنے کی خوشخبری دی اور کہا کہ وائل رضی اللہ عنہ بن حجر دور دراز حضر موت کے علاقے سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے آ رہے ہیں، وہ بادشاہوں کی باقی رہنے والی اولاد میں سے ہیں اور جب سیدنا وائل رضی اللہ عنہ پہنچے تو آپ ﷺ نے انہیں خوش آمدید کہا اور انہیں اپنے قریب کیا اور اپنی چادر بچھا کر اس پر بٹھایا اور دعا دی اے اللہ: برکت نازل فرما وائل پر اور ان کی اولاد پر اور پھر ان کی اولاد پر اور پھر آپ ﷺ نے انہیں حضر موت کے علاقے کا حکمران بنایا ان کا رغبت سے آنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے حد درجہ عقیدت رکھتے تھے اور جس کی یہ حالت ہو وہ لازمی طور پر نبی ﷺ کے حالات جانچنے میں شدید رغبت رکھتا ہے“۔ (مواھب اللطیفہ ج ۱ ص ۲۶۰)

۵۔ جناب عبدالحی رحمہ اللہ لکھنوی حنفی لکھتے ہیں کہ: ان وائل لیس بمتفرد فی روایة الرفع عن النبی ﷺ بل قد اشترك معه جمع كثير ”بلاشبہ سیدنا وائل رضی اللہ عنہ بن حجر رفع الیدین کی روایت میں منفرد نہیں ہیں بلکہ ایک کثیر تعداد صحابہ کرام کی ہے“۔ (التعلیق الممجد ص ۹۱)

8. حدثنا محمد بن بشار ثنا یحی بن سعید ثنا عبدالحمید ابن جعفر ثنا محمد بن عمرو بن عطاء عن ابی حمید الساعدی قال سمعته وهو فی عشرة من اصحاب رسول الله ﷺ احدهم ابو قتادة بن ربعی قال انا اعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ كان اذا قام فی الصلوٰة اعتدل قائما ورفع يديه حتى يحاذی بهما منكبيه ثم قال الله اكبر واذا اراد ان يركع رفع يديه حتى يحاذی بهما منكبيه فاذا قال سمع الله لمن حمده رفع يديه فاعتدل فاذا قام من الثنتين كبر ورفع يديه حتى يحاذی بهما منكبيه كما صنع حين افتتح الصلوٰة

”عمرو بن عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو حمید رضی اللہ عنہ الساعدی سے اس وقت سنا جب آپ دس صحابہ میں موجود تھے، ان میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ الساعدی نے کہا میں تم سب سے زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی نماز جانتا ہوں رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے اور اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے پس جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو رفع الیدین کرتے پس جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے جس طرح شروع نماز میں کرتے تھے" (ابن ماجہ ج ۱ ص ۶۲)

نوٹ: سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ الساعدی جب نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام کی اس مکمل جماعت نے اس بات کی تصدیق کی صدقت ھکذا کان یصلی کہ آپ نے سچ کہا واقعتاً رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے"، یعنی رفع الیدین والی نماز۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۱۳)

۱۔ "امام محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے یہ حدیث سنی اور رفع الیدین نہ کیا اس کی نماز ناقص ہے"۔ (صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۲۷۰)

۲۔ جناب نیموی رحمہ اللہ حنفی نے اسے صحیح تسلیم کیا ہے۔ (آثار السنن ص ۸۲)

۳۔ امام زیلعی رحمہ اللہ حنفی نے لکھا ہے کہ "اکثر علماء نے عبدالحمید کو ثقہ قرار دیا ہے، امام مسلم نے اپنی صحیح میں اس سے روایت کرنے میں حجت پکڑی ہے"۔ (نصب الرایہ ج ۱ ص ۳۴۴)

۴۔ ابن سعد، امام ساجی، یعقوب بن سفیان، علی بن مدینی، ابن شاہین، امام ترمذی، ابن خزیمہ، امام ذہبی، ابن نمیر، یحییٰ بن قطعان، ابن حبان رحمہم اللہ ان سب نے عبدالحمید راوی کو ثقہ کہا ہے۔ (نور العینین ص ۲۵۰/۲۵۱)

۵۔ محمد رحمہ اللہ بن عمرو کی عمر ۹۰ یا ۸۳ سال تھی۔ (تھذیب ج ۹ ص ۳۷۴) ان کی وفات ۱۲۰ھ میں ہوئی ان کی تاریخ پیدائش ۳۷ھ یا ۳۰ھ بنتی ہے، سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ الساعدی کی وفات یزید بن معاویہ کی امارت کے پہلے سال ہوئی (تھذیب ج ۹ ص ۹۷)، گویا کہ سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ الساعدی وفات کے وقت محمد بن عمرو کی عمر ۳۰ یا ۲۳ سال تھی، محمد بن عمرو کو کسی محدث نے کذاب نہیں کہا بلکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے روایت کرنے میں حجت پکڑی ہے (صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۱۴)، یہ ثقہ ہیں اور پھر سمعت کا لفظ بھی بول رہے ہیں لہٰذا ان کے بارے میں عدم سماع کا دعویٰ غلط ہے۔

9۔ حدثنا الحسن بن علی نا سلیمان بن داوود الهاشمی نا عبدالرحمٰن بن ابی الزناد عن موسیٰ بن عقبة عن عبد الله بن الفضل بن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن عبدالرحمٰن الأعرج عن عبیداللہ بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ ﷺ انہ کان اذا قام الی الصلاۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدیہ حذومنکبیہ ویصنع مثل ذالک اذا قضیٰ قرأتہ واذاراد ان یرکع ویصنعہ اذا رفع من الرکوع ولایرفع یدیہ فی شیء من صلوٰتہ وھو قاعد واذاقام من السجدتین رفع یدیہ کذالک وکبر

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فرضی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے اور جب قرأت سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی رفع الیدین کرتے اور نماز میں بیٹھنے کی حالت میں رفع الیدین نہ کرتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے اللہ اکبر کہتے اور رفع الیدین کرتے۔ (ابوداؤد ج ا ص ۱۱۵/۱۱۶)

ا۔ امام احمد رحمہ اللہ بن حنبل نے اسے صحیح کہا ہے۔ (نصب الرایہ ج ا ص ۴۱۲)

۲۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔ (ابن خزیمہ ج ا ص ۲۹۴)

10۔ اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ ثنا ابو عبد اللہ محمد بن عبداللہ الصفار الزاھد املاء من اصل کتابہ قال قال ابو اسمٰعیل محمد بن اسمٰعیل السلمی صلیت خلف ابی النعمان محمد بن الفضل فرفع یدیہ حین افتتح الصلوٰۃ وحین رکع وحین رفع رأسہ من الرکوع فسألتہ عن ذالک فقال صلیت خلف حماد بن زید فرفع یدیہ حین افتتح الصلوٰۃ وحین رکع وحین رأسہ من الرکوع فسألتہ عن ذالک فقال صلیت خلف ایوب السختیانی وکان یرفع یدیہ اذاافتتح الصلوٰۃ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع فسألتہ فقال رأیت عطاء بن ابی رباح یرفع یدیہ اذاافتتح الصلوٰۃ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع فسألتہ فقال صلیت خلف عبد اللہ بن الزبیر فکان یرفع یدیہ اذاافتتح الصلوٰۃ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع فسألتہ فقال عبد اللہ بن الزبیر صلیت خلف ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ فکان یرفع یدیہ اذاافتتح الصلوٰۃ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع وقال ابو بکر صلیت خلف رسول اللہ ﷺ فکان یرفع یدیہ اذاافتتح الصلوٰۃ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع

''ہمیں ابو عبداللہ رحمہ اللہ حافظ نے خبر دی انہیں ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ رحمہ اللہ صفار زاھد نے اپنی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب سے لکھوایا ابو اسمٰعیل محمد بن اسمٰعیل رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے ابی نعمان محمد رحمہ اللہ بن فضل کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے حماد رحمہ اللہ بن زید کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے ابو ایوب رحمہ اللہ سختیانی کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ نماز کے شروع میں، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے عطاء رحمہ اللہ بن ابی رباح کو دیکھا وہ نماز کے شروع میں، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں کہا میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ نماز کے شروع میں، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے تو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں کہا کہ میں نے نماز پڑھی سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے تو وہ نماز کے شروع میں، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے تو میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں کہا کہ میں نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ کے پیچھے آپ ﷺ نماز کے شروع میں، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے"۔ (السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۷۳)

امام بیہقی رحمہ اللہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: رجالہ ثقات

"اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں"۔ (السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۷۴)

نوٹ: اتنی لمبی حدیث بیان کرنے کا مقصد ان لوگوں پر حجت قائم کرنا ہے جو کہتے ہیں کہ رفع الیدین پر ہیشگی ثابت نہیں یا جو کہتے کہ رفع الیدین منسوخ ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد بھی صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ محدثین رفع الیدین کرتے تھے، اور پھر رفع الیدین کرنے کی وجہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ انہوں نے فلاں، فلاں کو رفع الیدین کرتے دیکھا ہے حتی کہ یہ نسبت عطاء رحمہ اللہ بن ابی رباح تک پہنچتی ہے اور عطاء رحمہ اللہ بن ابی رباح کون ہیں؟ لو سنو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ "میں نے عطاء رحمہ اللہ بن ابی رباح سے افضل شخص کوئی نہیں دیکھا" اور پھر عطاء رحمہ اللہ بن ابی رباح رفع الیدین کرنے کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بتاتے ہیں کہ صحابی رسول ﷺ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رفع الیدین کرتے تھے۔

نوٹ: صحابہ کرام کا آپ ﷺ کی وفات کے بعد رفع الیدین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے رفع الیدین ہمیشہ کیا۔

نوٹ: یقیناً عطاء رحمہ اللہ بن ابی رباح نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو رفع الیدین کرتے دیکھا ہے، کیونکہ یہ تابعی ہیں۔

احناف سے سوال: عطاء رحمہ اللہ بن ابی رباح نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو رفع الیدین کرتے کب دیکھا ہے؟ نبی ﷺ کی زندگی میں یا نبی ﷺ کی وفات کے بعد؟

احناف سے سوال: اگر رفع الیدین منسوخ ہو گیا تھا، یا اس پر ہمیشگی نہیں تھی تو سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد رفع الیدین کیوں کیا؟

جناب نیموی رحمہ اللہ حنفی لکھتے ہیں کہ: "ابو عبداللہ کا امام محمد بن اسماعیل السلمی سے سماع ثابت ہے جیسا کہ ان کا قول اس پر دلالت کرتا ہے"۔ (التعلیق الحسن ص ۱۴۰) محمد بن اسماعیل کو امام نسائی، امام ابوبکر الخلال، امام دار قطنی، امام حاکم رحمہم اللہ نے ثقہ و مامون اور کثیر العلم کہا ہے۔ (تہذیب ج۹ ص ۶۲)

تارکین رفع الیدین کے دلائل اور ان کی حقیقت

دلائل کا ہونا بڑی بات نہیں ہے کیونکہ دلائل تو گمراہ اور باطل فرقوں کے پاس بھی ہوتے ہیں، دلائل تب حقائق ثابت ہوتے ہیں جب وہ سند اور متن کے لحاظ مضبوط ہوں اور اپنے مؤقف کے اثبات کے لیے واضح ہوں، رفع الیدین کے دلائل سند اور متن کے لحاظ سے مضبوط اور اپنے مؤقف میں واضح ہیں جبکہ ترک رفع الیدین کا معاملہ اس کے برعکس ہے، تارکین رفع الیدین کی مرکزی دلیل سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کی روایت ہے، تارکین رفع الیدین صرف اتنی بات پر ہی خوش ہیں کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کو حسن کہا ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ نے رفع الیدین کی حدیث کو صحیح کہا ہے اور وہ صحیح کے مقابلے میں حسن کو پیش کرتے ہیں اور ابن دحیہ رحمہ اللہ کے اس قول کو بھول جاتے ہیں جو امام زیلعی رحمہ اللہ حنفی نے نقل کیا ہے اور وہ قول یہ ہے کہ:

"امام ترمذی نے اپنی کتاب ترمذی میں کتنی ہی موضوع (من گھڑت) اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف اسناد والی راوایات کو حسن کہہ دیا ہے"۔(نصب الرایہ ج ا ص ۲۱۸/۲۱۷)

اسی طرح اس جرح کو بھول جاتے ہیں جو اس کے ناقلین نے بذات خود اس پر نقل کی ہے تفصیل آگے آرہی ہے

بعض لوگ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کی صحبت کا تقابل سیدنا وائل بن حجر اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی صحبت سے کرتے ہیں حالانکہ یہاں اس تقابل کی ضرورت نہیں بلکہ روایات کے تقابل کی ضرورت ہے، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعو کی روایت سند و متن کے لحاظ سے مضطرب ہے جبکہ سیدنا وائل بن حجر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی روایات اس اضطراب سے پاک ہیں اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ کوئی بھی روایت سند کے لحاظ سے جہت صحابی کی وجہ سے ضعیف نہیں ہوتی کیونکہ تمام صحابہ کرام صدوق وعدول سچے اور عادل ہیں اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ رفع الیدین کا ثبوت صرف سیدنا وائل بن حجر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی نہیں بلکہ خلفاء راشدین، عشرہ مبشرہ و دیگر صحابہ کرام سے بھی ہے، جن کا تذکرہ صفحہ نمبر 4، پر گذر چکا ہے۔

بعض لوگ سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ الساعدی کی وہ روایت جس میں عدم رفع الیدین کا ذکر ہے ترک کے لیے پیش کرتے ہیں حالانکہ عدم ذکر سے عدم وجود لازم نہیں آتا اس روایت میں تو اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر نہیں ہے کیا پھر ان چیزوں کا بھی انکار کردیا جائے گا؟، یہ لوگ سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ الساعدی کی اس روایت کو کیوں بھول جاتے ہیں جس میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو مخاطب کر کے کہا کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں پھر ان صحابہ کرام کو نماز پڑھائی نماز میں رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا اور اس مجلس میں سے کسی ایک صحابی نے بھی رفع الیدین کا انکار نہ کیا۔

دلیل 1۔ عن جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنو افی الصلوٰۃ "سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا میں تم کو شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں تم نماز میں سکون اختیار کرو" (صحیح مسلم ج ا ص ۱۸۱)

جواب: ا۔ اس مختصر حدیث میں اس مقام کا ذکر نہیں جس پر صحابہ کرام ہاتھ اٹھا رہے تھے، اسی باب کی دوسری حدیث جو اس کے بعد متصل آئی ہے اس میں مقام کا ذکر ہے اور اس دوسری حدیث کے راوی بھی سیدنا جابر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ بن سمرہ ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ سلام کے وقت یعنی نماز کے اختتام پر جب ہم السلام علیکم ورحمة الله کہتے تو ہاتھ سے دونوں جانب اشارہ بھی کرتے تو یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ سے اشارہ کرتے ہو تمہیں اتنا کافی ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر رکھے ہوئے اپنے بھائی کو سلام کہو۔ (صحیح مسلم ج ۱ص ۱۸۱) پھر اسی باب کی تیسری حدیث میں مزید وضاحت ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز کے اختتام پر سلام کہے تو اپنے بھائی کی طرف منہ کر کے سلام کہے اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔ (صحیح مسلم ج ۱ص ۱۸۱) ان احادیث میں مقام کا ذکر ہے اور وہ سلام کا موقع ہے نہ کہ رکوع کا، نہ جانے جاہل لوگ ان احادیث کو رکوع کے رفع الیدین پر کیوں محمول کرتے ہیں اور امام مسلم کے اس باب کو کیوں بھول جاتے ہیں جس میں یہ تینوں احادیث اکٹھی ہیں جس میں ممانعت ہے سلام کے وقت ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرنے کی۔

۲۔ علامہ سندھی رحمہ اللہ حنفی کہتے ہیں: (رافعوا ایدینا) ای با لسلام النهي من الاشارة باليدعند السلام ولا دلالة فيه علي النهي عن الرفع عند الركوع وعند الرفع منه

"اس حدیث میں (رافعوا ایدینا) سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے کی ممانعت ہے، نہ کہ رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت"۔ (حاشیہ نسائی ص ۱۷۶)

۳۔ جناب محمد تقی رحمہ اللہ عثمانی حنفی اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: "انصاف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث سے حنفیہ کا استدلال مشتبہ اور کمزور ہے، کیونکہ ابن القبطیہ کی روایت میں سلام کے وقت کی جو تصریح موجود ہے، اس کی موجودگی میں ظاہر اور متبادر یہی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث رفع عند السلام کے متعلق ہے اور دونوں حدیثوں کو الگ الگ قرار دینا جب کہ دونوں کا راوی بھی ایک ہے اور متن بھی قریب قریب، بعد سے خالی نہیں، حقیقت یہی ہے کہ حدیث ایک ہی ہے اور رفع عند السلام کے متعلق ہے، ابن القبطیہ کا طریق مفصل ہے اور دوسرا طریق مختصر و مجمل، لہٰذا دوسرے طریق کو پہلے پر ہی محمول کرنا چاہیے، شاید یہی وجہ ہے کہ حضرت انور شاہ (کشمیری) نور اللہ مرقدہ نے اس حدیث کو حنفیہ کے دلائل میں ذکر نہیں کیا"۔ (درس ترمذی ج ۲ص ۳۶)

۴۔ تمام محدثین کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس حدیث کا تعلق تشہد کے ساتھ ہے اور تمام محدثین نے اس حدیث کو سلام والے باب میں نقل کیا ہے، مثلاً امام مسلم، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام احمد بن حنبل، امام بیہقی رحمہم اللہ اور کسی ایک محدث نے بھی اس پر منع رفع الیدین کا باب نہیں باندھا ان ائمہ کے ابواب نوٹ فرمائیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ باب الأمر بالسکون فی الصلوۃ والنھی عن الاشارۃ بالید ورفعھما عند السلام
"نماز میں بے جا حرکت اور سلام کے لیے ہاتھ اٹھانے کی ممانعت کا باب"۔ (صحیح مسلم ج ا ص ۱۸۱)

2۔ باب فی السلام "سلام کے متعلق باب"۔ (ابوداؤد ج ا ص ۱۱۱)

3۔ باب کراھیۃ الایماء بالید عند التسلیم
"سلام کے وقت ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرنا مکروہ ہے"۔ (بیہقی ج ۲ ص ۸۱)

4۔ باب السلام بالأیدی فی الصلوۃ وباب موضع الیدین عند السلام: "دونوں ہاتھوں کے ساتھ سلام کا باب اور سلام کے وقت دونوں ہاتھوں کے مقام کا باب" (نسائی ج ا ص ۱۰۲)

5۔ باب حذف السلام وکراھیۃ الاشارۃ بالید معہ "سلام کو حذف کرنا اور اس (سلام) میں ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرنا مکروہ ہے کے متعلق باب"۔ (مسند احمد ج ۳ ص ۴۲)

۵۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ کی ان تمام روایات میں مشترکہ الفاظ: کانھا اذناب خیل شمس "گویا کہ سرکش گھوڑوں کی دمیں" اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ یہ ایک ہی واقعہ ہے، یعنی کچھ احادیث مختصر ہیں اور کچھ بالتفصیل، لہٰذا ان کو الگ الگ واقعہ قرار دینا جہالت ہے۔

۶۔ کچھ احادیث میں اس بات کی بھی وضاحت ہے کہ آپ ﷺ نے یہ مشترکہ الفاظ سلام کے موقع پر ارشاد فرمائے، یعنی حدیث کے الفاظ سے اسکنو ا فی الصلوۃ کا مقام متعین ہو گیا اور وہ سلام کا مقام ہے

۷۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے "کہ بعض لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہیں وہ جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ کی روایت سے ترک رفع الیدین کا استدلال کرتے ہیں حالانکہ وہ حدیث تشہد کے بارے میں ہے"۔ (جزء رفع الیدین للبخاری)

۸۔ رفع الیدین آپ ﷺ کی پیاری سنت ہے اور اس کی نسبت برے فعل یعنی "سرکش گھوڑوں کی دموں" کی طرف نہیں ہو سکتی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ کی اس روایت کو ترک رفع الیدین پر محمول کرنا آپ ﷺ کی سنت کی توہین ہے۔

نوٹ: اس حدیث کو سلام کے علاوہ رفع الیدین پر محمول کرنے سے تکبیر تحریمہ، قنوت وتر اور عیدین کی زائد تکبیرات کے رفع الیدین کی بھی ممانعت لازم آئے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احناف سے سوال: کیا سرکش گھوڑے اپنی دمیں رفع الیدین کی طرح ہلاتے ہیں ؟

دلیل 2۔عن وکیع عن سفیان الثوری عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمٰن بن الأسود عن علقمة قال قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ فصلی فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة "سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کہتے ہیں کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ بتاؤں پھر آپ نے نماز پڑھی پہلی دفعہ کے علاوہ رفع الیدین نہ کیا"۔(نسائی،ابوداؤد،ترمذی ج اص ۳۵)

جواب:ا۔ اس حدیث کے بارے امام ترمذی رحمہ اللہ نے عبداللہ رحمہ اللہ بن مبارک کا یہ قول نقل کیا ہے: ولم یثبت حدیث ابن مسعود ان النبی لم یرفع الا فی اول مرة "کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کی یہ حدیث جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف پہلی دفعہ ہاتھ اٹھائے ثابت ہی نہیں" (ترمذی ج اص ۲۲۰)

۲۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ اس حدیث کے بعد فرماتے ہیں: ھذاحدیث مختصر من حدیث طویل ولیس ھو بصحیح علی ھذا اللفظ یہ لمبی حدیث سے مختصر ہے اور یہ ان الفاظ میں درست نہیں ہے۔

(ابوداؤد مع عون ج اص ۲۷۲)

۳۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ حنفی امام ابن القیم رحمہ اللہ کا قول یوں نقل کرتے ہیں کہ "رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کی ممانعت کی سب روایات باطل ہیں، ان میں کوئی بھی روایت صحیح نہیں جیسا کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کی روایت"۔ (موضوعات کبیر مترجم ص ۳۵۹)

۴۔ امام زیلعی رحمہ اللہ حنفی نے اس روایت کے راوی عاصم بن کلیب کے متعلق لکھا ہے کہ: امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں اس کا ضعف نقل کیا ہے، ابوعبداللہ الحاکم کہتے ہیں کہ عاصم بن کلیب صحیح حدیث بیان نہیں کرتا تھا، اخبار کو مختصر بیان کرتا تھا، صرف معنی کی ادائیگی کرتا تھا، ثم لایعود کے الفاظ خبر کے لحاظ سے غیر محفوظ ہیں۔

(نصب الرایہ ج اص ۳۹۵)

۵۔ امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا جو سفیان ثوری نے بطریق: عن سفیان الثوری عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمٰن عن علقمة عن عبداللہ ان النبی ﷺ قام فکبر فرفع یدیه ثم لم یعد روایت کی ہے تو میرے باپ نے جواب

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا:ھذا خطاء،یہ خطاء ہے،کہا جاتا ہے کہ سفیان کو وہم ہو گیا تھا کیونکہ ایک جماعت نے عاصم سے اس روایت کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:ان النبی ﷺ افتتح الصلوٰۃ فرفع یدیہ ثم رکع فطبق " بیشک نبی ﷺ نے نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو گھٹنوں کے درمیان ہاتھ رکھے" اور جو الفاظ سفیان ثوری نے بیان کیے ہیں وہ کسی نے بھی بیان نہیں کیے امام بخاری، امام ابو حاتم رحمہما اللہ نے مذکورہ الفاظ (ثم لم یعد) کو سفیان کا وہم گردانا ہے۔ (نصب الرایہ ج ا ص ۳۹۶)

۶۔ رکوع کے دوران گھٹنوں میں ہاتھ رکھنے والا عمل منسوخ ہے یعنی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کی یہ روایت منسوخ ہے جس کو ایک جماعت نے روایت کیا ہے،اور تفصیلی روایت یہی ہے،اسی لیے امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ طویل حدیث سے مختصر ہے اور ان معنوں میں صحیح نہیں،یعنی سفیان طویل حدیث کے مختصر الفاظ بیان کرتا ہے جو کہ صحیح نہیں اور یہ الفاظ بیان کرنے میں سفیان ثوری منفرد ہے جو کہ تفرد کی حالت میں قابل حجت نہیں۔

۷۔ امام عینی رحمہ اللہ حنفی لکھتے ہیں: سفیان من المدلسین والمدلس لا یحتج بعنعنتہ الا ان یثبت سماعہ من طریق آخر "سفیان مدلس راویوں میں سے ہے اور مدلس کی عنعنہ سے حجت نہیں لی جاتی الا یہ کہ دوسری سند میں اس کا سماع ثابت ہو جائے"۔ (عمدۃ القاری ج ۳ ص ۱۱۲)

۸۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوفیوں کے پاس اس سے بہتر ترک رفع الیدین کی کوئی روایت نہیں مگر حقیقتاً یہ بہت ضعیف ہے کیونکہ اس میں ایسی خرابیاں جو اس کو باطل کر دیتی ہیں (تلخیص الحبیر ج ا ص ۲۲۲)

نوٹ: سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کی حدیث کو ناسخ ماننے سے قنوت وتر اور عیدین کی زائد تکبیرات میں رفع الیدین کو بھی منسوخ ماننا پڑے گا کیونکہ وہ بھی پہلی تکبیر کے بعد کا رفع الیدین ہے،اور احناف اس پر عمل پیرا ہیں۔

۹۔ امام زیلعی رحمہ اللہ حنفی نے لکھا ہے کہ یہ صحیح ہے کہ نبی ﷺ،خلفاء راشدین،پھر صحابہ کرام اور تابعین سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے،عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود سے اس سلسلہ میں بھول ہوئی ہے تو یہ تعجب کی بات نہیں کیونکہ وہ تو قرآن کی دو سورتیں معوذتین یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس بھول گئے تھے حالانکہ مسلمانوں کا ان سورتوں کے متعلق قرآن کا حصہ ہونے کے بارے میں اختلاف نہیں ہے اسی طرح رکوع کے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں میں رکھنے کے متعلق آپ سے بھول ہوئی جبکہ علماء کا اس کے منسوخ ہونے پر اتفاق ہے اور اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب دو مقتدی ہوں تو وہ امام کے ساتھ دائیں بائیں جانب کھڑے ہوں گے امام کے پیچھے نہیں کھڑے ہوں گے یہ بھی آپ سے بھول ہوئی ہے، اور اسی طرح آپ بھول گئے جس میں علماء کا اختلاف نہیں وہ یہ کہ بے شک نحر کے دن نبی ﷺ نے صبح کی نماز اپنے وقت پر پڑھی، اور اسی طرح آپ عرفہ میں دو نمازیں جمع کرنے کے بارے میں بھول گئے، اور اسی طرح آپ سجدہ میں کہنی اور بازو کو زمین پر ٹیکنے کے سلسلے میں بھول گئے اور اسی طرح آپ سے (وما خلق الذکر والأنثیٰ) کی قرأت کے متعلق بھول ہوئی، جب اس طرح آپ سے بھولیں ہوئیں ہیں تو رفع الیدین کے متعلق آپ سے بھول کیسے ممکن نہیں۔ (نصب الرایہ ج ۱ ص ۳۹۷ تا ۴۰۲)

دلیل 3۔ عن محمد بن جابر عن حماد بن ابی سلیمان عن ابراھیم عن علقمة عن عبد اللہ قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ وابی بکر وعمر فلم یرفعوا ایدیھم الا عند استفتاح الصلوٰۃ "سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر و سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی پس انہوں نے رفع الیدین نہ کیا مگر نماز کے شروع میں"۔ (دار قطنی، البیہقی ج ۲ ص ۷۹)

جواب: اس روایت کی سند میں محمد بن جابر راوی ہے اس کے متعلق امام دار قطنی کہتے ہیں کہ یہ حماد عن ابراہیم سے روایت نقل کرنے میں تفرد کی حالت میں ضعیف ہے لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے، اور سب سے بہتر بات جو اس کے بارے میں کہی گئی ہے وہ یہ ہے کہ: یہ ہر بیان کرنے والے کی حدیث سے (کچھ الفاظ) چراتا تھا یہاں تک کہ اس سے مروی روایات میں منکر اور من گھڑت احادیث کی کثرت ہوگئی، اور یہ حماد کے علاوہ بواسطہ ابراہیم سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود سے مرسل روایت کرتا ہے۔ (نصب الرایہ ج ۱ ص ۳۹۶، ۳۹۷)

نوٹ: مرسل روایت محدثین کے نزدیک قابل عمل نہیں ہوتی۔

دلیل 4: حدثنا محمد بن الصباح البزاز ثنا عن شریک عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی عن البراء بن عازب ان رسول اللہ ﷺ کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیه الی قریب من اذنیه ثم لا یعود "سیدنا براء رضی اللہ عنہ بن عازب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کانوں کے قریب تک رفع الیدین کرتے پھر اعادہ نہ کرتے"۔ (ابوداؤد مع عون ص ۲۷۳)

جواب: ا۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ روایت ھشیم، خالد، ابن ادریس، عن یزید سے مروی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سب نے ثم لا یعود (پھر اعادہ نہ کرتے) کے الفاظ ذکر نہیں کیے، اس کا دوسرا طریق یہ بیان کیا جاتا ہے
حدثنا عبد الله بن محمد الزهری نا سفیان عن یزید اور اس میں ثم لا یعود کے الفاظ نہیں ہیں
سفیان کہتے ہیں یزید نے ان الفاظ کا اضافہ کوفہ جانے کے بعد کیا۔ (ابوداؤد مع عون ج اص ۲۷۳)

۲۔ اس سند میں موجود راوی یزید بن ابی الزناد کو امام ذہبی اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے شیعہ لکھا ہے، حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ یزید بن ابی الزناد ضعیف راوی ہے اور اس کا آخری عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا۔ (تقریب ص ۳۸۰)

دلیل 5:۔ حدثنا حسین بن عبد الرحمٰن انا وکیع عن ابن ابی لیلیٰ عن اخیه عیسیٰ عن الحکم عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی عن البراء بن عازب قال رأیت رسول الله ﷺ رفع یدیه حین افتتح الصلوٰة ثم لم یرفعهما حتّٰی انصرف "سیدنا براء رضی اللہ عنہ بن عازب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور پھر نماز کے فارغ ہونے تک نہ کرتے"۔ (ابوداؤد مع عون المعبود ج اص ۲۷۴)

جواب ا۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ (ابوداؤد ایضا)

۲۔ امام منذری رحمہ اللہ کہتے ہیں اس سند میں محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی ضعیف راوی ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب میں اسے صدوق اور سیئ الحفظ یعنی خراب حافظے والا لکھا ہے، امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی اسے لیس بالقوی کہا ہے یعنی حدیث بیان کرنے میں پختہ نہیں ہے۔ (عون المعبود ج اص ۲۷۴)

۳۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے معلق ذکر کیا ہے، اسکی سند متصل نہیں. (نصب الرایہ ج اص ۴۰۳)

۴۔ مولانا انور شاہ رحمہ اللہ کشمیری حنفی لکھتے ہیں کہ "ابن ابی لیلیٰ میرے نزدیک بھی ضعیف ہے، جیسا کہ جمہور کا مذہب ہے"۔ (فیض الباری ج اص ۱۶۸)

دلیل 6: عن عبدالله بن عون الخراز ثنا مالک عن الزهری عن سالم عن ابن عمر ان النبی کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوٰة ثم لا یعود "سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شروع نماز میں رفع الیدین کرتے پھر اعادہ نہ کرتے"۔ (نصب الرایہ ج اص ۴۰۴ بحوالہ الخلافیات)

جواب :ا۔ امام زیلعی رحمہ اللہ حنفی نے لکھا ہے کہ امام بیہقی، امام حاکم رحمہما اللہ نے کہا ہے کہ یہ روایت باطل و من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثرت ہے جرح کی غرض سے اس کا ذکر کرنا جائز ہے اور ہم امام مالک رحمہ اللہ سے صحیح اسناد کے ساتھ اس کے خلاف یعنی رفع الیدین کرنے کی احادیث روایت کر چکے ہیں۔ (نصب الرایہ ج ا ص ۴۰۴)

۲۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت من گھڑت ہے۔ (تلخیص الحبیر ج ا ص ۲۲۲)

۳۔ جناب عبدالحی رحمہ اللہ حنفی نے بھی اسے مردود قرار دیا ہے۔ (التعلیق الممجد ص ۱۹۳)

دلیل 7: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ عن ابی العباس محمدبن یعقوب عن محمدبن اسحٰق عن الحسن الربیع عن حفص بن غیاث عن محمد ابن ابی یحیٰ عن عبادبن الزبیران رسول الله ﷺ کان اذا افتتح الصلٰوۃ رفع یدیه فی اول الصلٰوۃ ثم لم یرفعهما فی شیء حتیٰ یفرغ "عباد رحمہ اللہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شروع نماز میں رفع الیدین کرتے پھر فارغ ہونے تک نہ کرتے"۔ (نصب الرایہ ج ا ص ۴۰۴ بحوالہ الخلافیات)

جواب: اس روایت کے عباد راوی کے متعلق الشیخ تقی الدین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عباد رحمہ اللہ تابعی ہیں جس وجہ سے یہ روایت مرسل ہے۔ (نصب الرایہ ج ا ص ۴۰۴)

دلیل 8: حدثنا الحسن بن عیاش عن عبدالملک ابن ابحر عن الزبیر بن عدی عن ابراهیم عن الأسودقال رأیت عمر بن الخطاب یرفع یدیه فی اوّل تکبیرة ثم لایعود "اسود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو پہلی تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے دیکھا پھر اعادہ کرتے نہ دیکھا"۔ (نصب الرایہ ج ا ص ۴۰۵، بحوالہ الطحاوی)

جواب: اس روایت پر امام حاکم رحمہ اللہ اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بیشک یہ روایت شاذ ہے قابل حجت نہیں اور یہ اخبار صحیحہ کے معارض نہیں ہو سکتی یعنی یہ رفع الیدین کی صحیح احادیث کے مقابلے میں پیش نہیں کی جا سکتی جو طاؤس بن کیسان نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے روایت کی ہے جس میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔

(نصب الرایہ ج ا ص ۴۰۵)

دلیل 9۔ عن ابی بکر النهشلی ثناعاصم بن کلیب عن ابیه ان علیا کان یرفع یدیه فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوّل تکبیرۃ من الصلوٰۃ ثم لایعود ”بیشک سیدنا علی رضی اللہ عنہ نماز کی پہلی تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے پھر اعادہ نہ کرتے“۔ (نصب الرایہ ج ۱ ص ۴۰۶)

جواب:۱۔ امام بیہقی رحمہ اللہ اس اثر کے متعلق امام دارمی رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ یہ روایت نہایت کمزور ہے۔ (السنن الکبرٰی ج ۲ ص ۸۰)

۲۔ اس روایت کی سند میں موجود راوی عاصم بن کلیب پر پہلے جرح گزر چکی ہے۔

دلیل 10: عن سوار بن مصعب عن عطیۃ العوفی ان ابا سعید الخدری وابن عمر کان یرفعان ایدیھما اوّل مایکبران ثم لا یعودان ”سیدنا ابوسعید الخدری اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم شروع نماز میں رفع الیدین کرتے پھر اعادہ نہ کرتے“۔ (نصب الرایہ ج ۱ ص ۴۰۶ بحوالہ السنن الکبرٰی للبیہقی)

جواب: امام بیہقی، امام حاکم رحمہما اللہ اس سند کے راوی عطیہ کو بری شہرت کا مالک بتاتے ہیں، اور سوار کو عطیہ سے بھی زیادہ بری شہرت کا مالک بتاتے ہیں امام بخاری رحمہ اللہ سوار بن مصعب کو منکر الحدیث کہتے ہیں، امام ابن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کی روایت قابل حجت نہیں۔ (نصب الرایہ ج ۱ ص ۴۰۶)

دلیل 11: حدثنا محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ ثنا محمد بن عمران بن ابی لیلٰی حدثنی ابی عن ابن ابی لیلٰی عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال لا ترفع الأیدی الا فی سبعۃ مواطن : حین یفتتح الصلاۃ و حین یدخل المسجد الحرام فینظر البیت وحین یقوم علی الصفا و حین یقوم علی المروۃ و حین یقف مع الناس عشیۃ عرفۃ وبجمع والمقامین حین یرمی الجمرۃ ” سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا نہ رفع الیدین کیا جائے مگر سات مقامات پر تکبیر تحریمہ کے وقت اور مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت، بیت اللہ کو دیکھتے وقت، صفا پر قیام کے وقت، مروہ پر قیام کے وقت، میدان عرفات میں وقوف کے وقت اور کنکریاں پھینکتے وقت“۔ (نصب الرایہ ج ۱ ص ۳۹۰ بحوالہ الطحاوی)

جواب:۱۔ امام شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت کے (حکم) راوی نے مقسم سے صرف چار روایتیں سنی ہیں ان چار میں یہ روایت نہیں ہے، یہ روایت مرسل اور غیر محفوظ ہے کیونکہ نافع کے اصحاب نے مخالفت کی ہے، وکیع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی روایت میں ترفع الأیدی کے الفاظ ہیں جس سے ان سات مقامات کے علاوہ رفع الیدین کی نفی لازم نہیں آتی۔ (نصب الرایہ ج۱ص۳۹۰)

۲۔ ملا علی رحمہ اللہ قاری حنفی نے لکھا ہے کہ اس سند میں محمد بن عثمان راوی ہے جس کو امام احمد بن حنبل، ابن خراش، عبداللہ بن اسامہ کلبی، ابراہیم بن اسحاق ضواف، داؤد بن یحیٰی، حمزہ دقاق رحمہم اللہ نے کذاب قرار دیا ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں گھڑ لیا کرتا تھا۔ (موضوعات کبیر مترجم ص۳۶۲ بحوالہ میزان)

نوٹ: احناف قنوت وتر اور عیدین کی زائد تکبیرات میں رفع الیدین کرتے ہیں جو کہ ان سات مقامات کے علاوہ ہے، یعنی احناف کا بھی اس روایت عمل نہیں ہے۔

دلیل 12: بعض مقلدین تقلیدی مذہب کے اثبات کے لیے صحیح دلائل میں تحریف کر کے اپنا مؤقف ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں، مثلاً حدیث کی اصل عبارت میں الفاظ کا اضافہ کر کے رفع الیدین کی حدیث کو ترک رفع الیدین کی حدیث بنا دیتے ہیں، حدیث کی اصل عبارت یوں ہے:

اخبرنی سالم بن عبد الله عن ابیه قال رأیت رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلوٰة رفع یدیه حذو منکبیه واذا اراد ان یرکع وبعدما یرفع رأسه من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین۔

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے اور سجدوں میں نہ کرتے"۔ (مسند حمیدی ص۲۷۶،۲۷۷)

مقلدین اس حدیث میں رأسه من الرکوع کے بعد الفاظ میں یوں اضافہ کرتے ہیں:

فلا یرفع ولا بین السجدتین ان الفاظ کی زیادتی سے مفہوم یہ بنتا ہے کہ آپ ﷺ رکوع اور سجدوں میں رفع الیدین نہ کرتے تھے، میرے پاس ان کی تحریف سے پاک نسخہ موجود ہے۔ الحمد لله علی ذالک

دلیل 13: کچھ مقلدین حدیث کے ترجمہ میں تحریف کر کے رفع الیدین کی حدیث کو ترک رفع الیدین کی حدیث بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں، مثلاً حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

عن سالم عن ابیه قال رأیت رسول الله ﷺ اذاافتتح الصلوٰة رفع یدیه حتیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحاذی بھما وقال بعضھم حذو منکبیه واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع رأسه من الرکوع ولا یرفعھما وقال بعضھم ولا یرفع بین السجدتین والمعنی واحد۔

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نماز شروع کرتے، جب رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان نہ کرتے"۔ (مسند ابوعوانہ ج ۲ ص ۹۰)

حدیث کے آخر میں لا یرفعھما کا محل بیان ہوا ہے اور وہ ہے: وقال بعضھم ولا یرفع بین السجدتین یعنی لا یرفعھما اور ولا یرفع بین السجدتین یہ دونوں الفاظ الگ الگ ہیں جبکہ مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے اور وہ ہے کہ آپ ﷺ سجدوں میں رفع الیدین نہ کرتے یعنی بعض نے لا یرفعھما اور بعض نے ولا یرفع بین السجدتین کے الفاظ نقل کیے ہیں معنی دونوں کا ایک ہی ہے، جیسا کہ اسی حدیث میں ہے یحاذی بھما اور وقال بعضھم حذو منکبیه یہ الفاظ الگ الگ لیکن مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے، اگر ہم یہاں پر لا یرفعھما اور ولا یرفع بین السجدتین کا مفہوم ایک نہیں مانیں گے تو حدیث کے آخر میں والمعنی واحد کا کیا مطلب ہوگا؟ یہاں پر مقلدین کا یہ کہنا آپ ﷺ رکوع میں رفع الیدین نہ کرتے درست نہیں کیونکہ اس حدیث کے اوپر امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے یہ باب باندھا ہے:

باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوٰۃ قبل التکبیر بحذا منکبیه
وللرکوع ولرفع رأسه من الرکوع وانه لا یرفع بین السجدتین
"تکبیر تحریمہ سے پہلے، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت کندھوں
کے برابر رفع الیدین کرنے اور سجدوں کے درمیان نہ کرنے کے متعلق باب"۔

امام ابوعوانہ رحمہ اللہ جنہوں اس حدیث کو نقل کیا ہے انہوں نے اس بات کی وضاحت کردی ہے کہ یہ حدیث رفع الیدین کے متعلق ہے، لیکن بصیرت سے فارغ لوگ اسے ترک رفع الیدین پر محمول کرتے ہیں۔

دلیل 14: بعض لوگ رفع الیدین کے متعلق بڑے زور شور سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مناظرے کا ذکر کرتے ہیں حالانکہ اس مناظرے کی ایجاد امام صاحب کی وفات کے بعد چوتھی صدی میں بذریعہ ابومحمد حارثی کذاب سے ہوئی اور اس کی سند میں محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی طیالسی کذاب راوی موجود ہے طیالسی کا استاد سلیمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن داؤد شاذ کونی منقری بھی کذاب راوی ہے۔ (میزان ج ۲ ص ۲۹۶، لسان المیزان ج ۵، اور ۳ ص ۲۲، اور ۸۴ تا ۸۸)

اس حکایت کو ابن ہمام نے فتح القدیر میں ذکر کیا ہے، اس حکایت کے مطابق یہ مناظرہ امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ کے مابین ہوا، امام اوزاعی رحمہ اللہ کا پہلا سوال یہ تھا: کہ تعجب ہے اہل عراق پر کہ وہ رکوع کے وقت رفع الیدین نہیں کرتے؟ جواب میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا یہ ثابت نہیں، امام اوزاعی رحمہ اللہ کے سوال سے یہ پتہ چلتا ہے کہ باقی بلاد اسلامیہ یعنی مکہ و مدینہ وغیرہ کے لوگ رفع الیدین کرتے تھے ورنہ یہ اعتراض باقی ممالک پر بھی ہوتا، اور اگر رفع الیدین منسوخ ہوگیا تھا تو امام اوزاعی رحمہ اللہ اہل عراق کے ترک رفع الیدین پر تعجب کا اظہار نہ کرتے اور پھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ جواب میں یہ نہ کہتے کہ یہ ثابت نہیں سیدھا یہ کہہ دیتے کہ منسوخ ہے، اور اسی طرح اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے یہ تسلیم کرلیا تھا کہ باقی بلاد اسلامیہ کے لوگ رفع الیدین کرتے تھے، ورنہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ باقی مسلم ممالک میں رفع الیدین پر عمل کی نفی کرتے، امام اوزاعی رحمہ اللہ کا دوسرا سوال یہ تھا: کہ یہ کیسے رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں؟ پھر امام اوزاعی رحمہ اللہ نے رفع الیدین کی حدیث سلسلة الذهب والی سند کے ساتھ بیان کی، جس کے جواب میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن رضی اللہ عنہ مسعود کی سنداً و متناً مضطرب حدیث (جس کی تفصیل گذر چکی ہے) بیان کی، جس نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے دعوے کو باطل کردیا، کیونکہ دعوی یہ تھا کہ کچھ ثابت ہی نہیں، اب چاہیے تو یہ تھا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اپنے مؤقف کے مطابق کہتے کہ یہ سلسلة الذهب کی حامل سند والی حدیث ثابت ہی نہیں یعنی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے سلسلة الذهب والی سند کا نہ ضعف بیان کیا نہ تردید کی، اتنی مضبوط سند کا ضعف کیسے بیان کرتے؟، امام اوزاعی رحمہ اللہ نے تیسری بار یہ سوال کیا: کہ میں آپ کو زہری، سالم اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی سند پیش کرتا ہوں اور تم اس کے مقابلے میں حماد، نخعی، علقمہ کا نام لیتے ہو؟، امام اوزاعی کے اس قول کا صریح مطلب یہی ہے کہ زہری وسالم کے مقابلے میں حماد اور ابراہیم نخعی کے نام نہیں پیش کیے جاسکتے۔

نوٹ: عاملین رفع الیدین سے گذارش ہے کہ اگر تارکین رفع الیدین سے اس مسئلہ پر گفتگو ہو تو تارکین رفع الیدین سے ان کا مؤقف ضرور لکھوالیں اگر وہ لکھ کردیں کہ رفع الیدین منسوخ یا متروک ہے تو پھر نسخ پر ناسخ منسوخ کی شرائط کے مطابق بات کریں پھر اثبات رفع الیدین کے دلائل کی ضرورت نہ ہوگی کیونکہ ناسخ کا وجو اثبات کے بعد ہوتا ہے اگر اثبات نہ ہو تو منسوخ کہنا فضول ہے پھر ان سے نسخ کا سن ہجری ضرور معلوم کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مؤلف کا مختصر تعارف

مؤلف رسالہ ہذا (حکیم محمد اسلم ربانی) کا مختصر تعارف یہ ہے کہ آپ نے گاؤں کدلتھی آڑا (تحصیل ساہیوال ضلع سرگودہا) کے ایک متوسط گھرانے میں آنکھ کھولی، آپ کے والد کا نام احمد خان صاحب ہے، آپ نے میٹرک تک ریگولر تعلیم حاصل کی اسکے بعد درس نظامی کیلئے جامعہ رحمانیہ نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں داخلہ لیا وہیں پر زیر تعلیم رہتے ہوئے فاضل عربی اور دیگر امتحانات پاس کئے، مذکورہ جامعہ سے سند فراغت حاصل کی، جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے (وفاق المدارس سلفیہ) شھادۃ العالیہ کی سند حاصل کی، منصورہ لاہور سے رابطۃ المدارس کی سند حاصل کی، آپ نے جن مشائخ سے اکتساب فیض کیا وہ زیادہ تر فاضلین مدینہ یونیورسٹی ہیں، جن میں سے شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب، فضیلۃ الشیخ محمد رمضان سلفی صاحب، فضیلۃ الشیخ محمد شفیق صاحب، فضیلۃ الشیخ عبدالستار صاحب، فضیلۃ الشیخ قاری عبدالحلیم صاحب، فضیلۃ الشیخ قاری محمد ابراہیم میر محمدی صاحب، فضیلۃ الشیخ طاہر محمود صاحب، فضیلۃ الشیخ عبدالرشید راشد صاحب ہیں، آپ نے ۱۹۹۶ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بی اے کیا اور پھر اسی یونیورسٹی سے ۲۰۰۱ء میں ایم اے عربی کیا، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے **ATTC** اور **B.ed** کیا، گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج لاہور سے **OT** کیا اور طبیہ کالج سرگودھا سے طب وجراحت کا چار سالہ ڈپلومہ حاصل کیا، آپ تقریبا **13** سال تک مختلف پرائیویٹ سکولوں میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور اب ڈیڑھ سال سے گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول بہک میکن میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جامع مسجد المنار اہل حدیث کدلتھی آڑا میں **1999** سے خطابت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، آپ الجامعۃ الاسلامیہ کدلتھی آڑا کے مدیر اور مدرس بھی ہیں اور آپ کی خواہش ہے کہ اس ادارے میں بڑے پیمانے پر درس وتدریس کا کام جاری وساری ہو اللہ تعالیٰ اس معاملے آپ کی مدد ونصرت فرمائے، آپ (ادارۃ المساجد والمشاریع الخیریہ بالریاض) سعودی عرب کی طرف سے تین سال مبعوث بھی رہے چکے ہیں۔

قاری محمد رمضان آف کدلتھی آڑا

فاضل جامعہ لاہور الاسلامیہ